مثنوی

جنگ نامہ منسوب بہ قاسم نامہ

مولانا شمس الدین اخلاصی رحمتہ اللہ علیہ

از اقتباسات

قسط نمبر 1 دریافت،

قندیل سلیمان شمارہ نمبر 3

قسط نمبر 2،

قندیل سلیمان شمارہ نمبر 4

قسط نمبر 3،

قندیل سلیمان شمارہ نمبر 5

قسط نمبر 4،

قندیل سلیمان شمارہ نمبر 6

قسط نمبر 5 دریافت،

قندیل سلیمان شمارہ نمبر 7

قسط نمبر 6 دریافت،

قندیل سلیمان شمارہ نمبر 8

قسط نمبر 7

قندیل سلیمان شمارہ نمبر 9

نظامیہ دارالاشاعت خانقاہ معلیٰ حضرت مولانا محمد علی مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ
مکھڈ شریف اٹک

جنگ نامہ منسوب بہ قاسم نامہ

مولانا شمس الدین اخلاصیؒ

''جنگ نامہ منسوب بہ قاسم نامہ'' کے شاعر حضرت مولانا شمس الدین اخلاصیؒ، اخلاص، تحصیل پنڈی گھیب ضلع اٹک کے باشندے تھے۔ مکھڈ شریف کے خانوادے کے چشم و چراغ حضرت خواجہ غلام محی الدینؒ احمد مکھڈی کے خلیفہ و مرید تھے۔ مثنوی ''جنگ نامہ'' میں اپنے پیر و مرشد کی منقبت اُن کی محبت و عقیدت کا اظہار یہ ہے۔ ''جنگ نامہ'' حضرت میاں حسن چشتی میکی ڈھوک، تحصیل فتح جنگ ضلع اٹک کے قدیمی کتب خانہ کا خطی نسخہ ہے جو پہلی بار منظر عام پر لایا جا رہا ہے۔ یہ مخطوطہ جناب قاری واجد حسین صاحب ساکن میکی ڈھوک کے ذریعے راقم تک پہنچا۔ میں نے اس کا عکس لینے کی اجازت لی، عکس استادِ مکرم حضرت نذر صابری علیہ الرحمہ کو دکھایا تو عجب خوشی سے اُن کا چہرہ دمک اُٹھا۔ انھوں نے فرمایا کہ اس کو جلد از جلد کمپوز کرا کے مجھے دو، پروف ریڈنگ کے بعد اسے شائع کرنے کی سبیل نکالتے ہیں کمپوزنگ اور پروف کے مراحل سے گزر کر مثنوی ''جنگ نامہ'' کے رجال و اماکن پر کام شروع ہوا، جو کسی حد تک مکمل بھی ہو گیا۔ جناب صابریؒ نے اس کا ملخص اردو میں بھی تیار کر لیا، لیکن بوجوہ یہ مثنوی اشاعت نا آشنا رہی۔ اب ''قندیلِ سلیماں'' کے توسل سے اسے قسط وار شائع کرنے کی سعادت حاصل کرنے جا رہے ہیں ۱۹۸ صفحات پر مشتمل یہ مثنوی ۱۳۲۶ھ/۱۹۰۸ء میں مکمل ہوئی۔ ترقیمہ میں مثنوی نگار رقم طراز ہیں: ''الحمدللہ کہ بعون و عنایتش کتاب مسمے بہ جنگ نامہ معروف بہ قاسم نامہ از دست عبدہ العاصی شمس الدین الاخلاصی در شب پنجشبہ مورخہ ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۲۶ھ باتمام رسید'' (جنگ نامہ عکس مخطوطہ، مخزونہ کتب خانہ مولانا محمد علیؒ مکھڈی، ص ۱۹۸)

اصل مخطوطہ میکی ڈھوک میں حضرت عبدالصبور چشتی مدظلہ العالی کے کتب خانہ میں محفوظ

ہے۔ مولانا شمس الدین اخلاصیؒ میرے مربی و مکرم استاد علامہ حافظ عبدالغفورؒ (م۔۱۹۹۴ء) مدفن لنگڑیال شریف (تحصیل پنڈی گھیب، ضلع اٹک) کے نانا تھے۔ جناب قاری عبدالواجد صاحب کے بقول یہ مخطوطہ زیارت کے لیے انھوں نے جناب عبدالصبور چشتی مدظلہ العالیٰ کے والدِ مکرم سے زیارت کے لیے منگوایا تھا، کچھ لمحے یہ نسخہ استاد عبدالغفورؒ کے پاس رہا، بعدازاں دوبارہ وہ اپنے ساتھ میکی ڈھوک لے گئے۔ بسیار کوشش کے باوجود ابھی تک مولانا اخلاصیؒ کے حالات پردہ اخفا میں ہیں۔ راقم کئی بار حالات کی جمع آوری کے لیے اخلاص کا سفر کر چکا ہے۔ مولانا کی قبر مبارک اخلاص کے قدیمی قبرستان میں موجود ہے۔ اب تک کے معلومہ حالات کے مطابق مولانا اخلاصیؒ کی کوئی اولادِ نرینہ نہ تھی۔ ان کی دو بیٹیاں تھیں۔ ایک کی لنگڑیال شریف میں اور ایک کی اخلاص میں ہی شادی ہوئی۔ ان کے نواسوں، نواسیوں کی اولاد سے کوئی خاطر خواہ مواد نہ مل سکا۔ ہاں اتنا معلوم ہوا کہ حضرت مولانا شمس الدین اخلاصیؒ کا جو علمی سرمایہ تھا وہ جامعہ بنوریہ ٹاؤن، کراچی کے ایک مدرس کو دے دیا گیا، جو یہ سارا سرمایہ کراچی لے گیا تھا، ہنوز اُس کا کوئی سراغ نہ مل سکا۔

بہر حال علامہ اخلاصیؒ کی مثنوی خود ان کی زندگی کے کئی گوشے منظر عام پر لاتی ہے۔ زندگی کا زیادہ وقت انھوں نے میکی ڈھوک حضرت میاں حسنؒ کی خانقاہ پر گزارا۔ مکھڈ شریف اور تونسہ مقدسہ کی خانقاہیں ان کی عقیدت کے محور تھے۔ ''جنگ نامہ'' میں اس پورے خطے کی تاریخ کو محفوظ کر دیا گیا ہے۔ اس مثنوی میں اس دور کے جیتے جاگتے کرداروں سے ہماری ملاقات ہوتی ہے۔ اس میں علما کا تذکرہ بھی ہے اور صوفیا کا ذکر بھی، اس میں میکی ڈھوک اور اس کے گردونواح کی معاشرت، تہذیب وثقافت، رہن سہن کے انداز، مذہبی وسیاسی وابستگیاں اور دیگر سبھی امور کو شامل کیا گیا ہے جن سے زندگی کی بھرپور عکاسی ہوتی ہے۔ ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد صاحب کے حکم کے مطابق اس کا متن پیشِ خدمت ہے۔

محمد ساجد نظامی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱ الهی رهِ کامرانی نما — درِ گلشنِ جاودانی گشا

۲ ازاں راہ گرداں دلم شادماں — وزیں در بہ بر نامِ من در جہاں

۳ دریں غم سرای بےحدم دردمند — بہ انعام خود کن مرا سر بلند

۴ زبانم رواں کن بذکرِ خودت — دلم را بدہ شغلِ فکرِ خودت

۵ زِتقویم فکر و کمال حشم — نصیبے عطا کن کہ افتد خوشم

۶ چناں پختہ تر شعر پرداز کن — کہ افتد قبول جہانم سخن

۷ کہ تا من ربایم دریں داوری — دل اَز خلق عالم بہ افسوں گری

۸ جہاں خفتہ را در خروش آورم — زِہر جانب اَحسنت گوش آورم

۹ عطا کن زِلطفِ خودم آں چناں — کہ دارد معانی چو گنجِ رواں

۱۰ ترازوی گوہر زِباں خوش بیاں — قلم خوش رواں مشک وعنبر فشاں

۱۱ زِلعل و گہر نامہ انباشتہ — زِچشمِ حسوداں نگہ داشتہ

۱۲ برم تحفہ از بادۂ تند تر — بسوئے حریفانِ ناقد نظر

۱۳ بتارِ سخن زخمہ من می زنم — بہ بیند تا با چہ فن می زنم

۱۴ حریفاں کہ خوردند اَز بےضروب — گذشتند باعیش و ناز و طروب

۱۵ ہمہ خوردنیہا بخوردند تام — زِنا خوردنیہا نبردند نام

۱۶ کنوں کاں حریفاں وساقی نماند — ازاں مطرب و بادہ باقی نماند

۱۷ بجز غم نماندہ دگر چارۂ — دل از غم شدہ پارہ و پارۂ

تو اخلاصی از میکده خاک بیز ۱۸ مئے صافی دزد در جام ریز

بطرزِ کہ دانی تو شو کارگر ۱۹ اگر طرز فُصَحَا ، بلَغَا دِگر

خوشا طرح طرزِ دگر ریختن ۲۰ نوی شعبده رابرا؛ بَگـــختن

بہ بزم دِگر خوش تماشا دِگر ۲۱ دگر بادۂ و نیز مینا دگر

نوی تازہ تر زمزمہ ساز کن ۲۲ پُر از غلغلۂ حلقۂ راز کن

---------جاری



جنگ نامہ منسوب بہ قاسم نامہ

مولانا شمس الدین اخلاصیؒ

در ثنائے آں بیچوں کہ چشمۂ آفتاب از دریائے جمال او یک نم است چکیدہ واز لا یعلمہ الا ھو پردۂ یست برخود کشیدہ وکریم عمیم الاحسان کہ مخلوقات گونا گوں برخوان تنعم بوقلمونش روزی خورانندو اگر بشکر یک لقمہ عمرت گذارند با تمامش نسپارند۔

ثنای خداوند گویم نخست ۲۳ کہ تا زد سرنامہ باشد درست

ثنا کش زِ صبحِ ازل شد طلوع ۲۴ بشامِ ابد زو شعاعِ شموع

بدر بار معبود مطلق نثار ۲۵ خداوند برحق جہاں کردگار

مبرّا بذات آمد از چون و چند ۲۶ منزّہ تر از قولِ پست و بلند

بلندان و پستانِ عالم تمام ۲۷ زِ ہستیِ مطلق ہمہ ہست نام

زِ فکرِ خرد پرورانِ پیشتر ۲۸ ازو ہم فراستگرانِ بیشتر

زبان است حیراں کہ چوں خواندش ۲۹ بود دل پریشاں کہ چوں راندش

کجا زہرہ مردِ خرد پیشہ را ۳۰ کہ راند دریں راہِ اندیشہ را

بدینجا رسد فکرتِ مردمے ۳۱ چو زیں بگزرد ہست نا محرمے

کسانیکہ زو گفتگو راندہ اند ۳۲ زِ ادراکِ او دور تر ماندہ اند

زِ اسپِ علل در رہش سُم فتاد ۳۳ کہ معلول و علت دَرُوْ گم فتاد

نیابد کسے راہِ تحقیقِ او ۳۴ مگر چوں دھد دستِ توفیقِ او

مرا کامدہ نیست ہستی تمام ۳۵ ندانم کہ بے نیت ہستی کدام

کسے را ز ھستی نباشد خبر ۳۶ کہ از ھستیِ خود ندارد گذر

ثبات آمدش باصفات احد ۳۷ بقائیش بود با بقائے ابد

جز او کس نبو دست در ابتدا ۳۸ نماند جز او ھیچ در انتہاء

حدوثات را با ازل نیست کار ۳۹ فنا را بسوئی ابد نیست بار

وجودی بری از یکے و دوئی ۴۰ سر آوردہ از کسوتِ ما توئی

زِنام ونشاں ھستیش بےنشاں ۴۱ بلند آمد از حدِ علم و بیاں

بہر ذرّہ با آنکہ ساری بود ۴۲ زِ جملہ صور نیز عاری بود

نخست آمدہ موج ازاں پاک ذات ۴۳ بخود بر بہ اسماء و جملہ صفات

ہماں ذات را باصفات ونعوت ۴۴ چو در رتبہ علمی آمد ثبوت

زِ خود بیش وکم آمدش در نظر ۴۵ حقائق شد از بہرِ عالم صور

دریں کارگہ کیست کارد ندا ۴۶ کہ ملک از پئے کیست اِلّا خدا

ہمہ بل کسانیکہ در عالم اند ۴۷ بہنگامِ صیت جلال ابکم اند

زِ نادانی خود ملائک بشرم ۴۸ بحیرانی افلاک را پائے گرم

چو سر برزدہ امرش از کاف ونون ۴۹ زِ کتم عدم عالم آمد بروں

سرا پردہٗ ، نہ فلک در ہوا ۵۰ بکارِ دگر ہر یکے شد بپا

بآمیزشِ خشک وترم گرم و سرد ۵۱ سہ گانہ موالید سر باز کرد

بہ انجم فلک چہرہ افروختہ ۵۲ بمردم زمیں زینت اندوختہ

دُرِ آدم از قطرہٗ رُو کشاد ۵۳ بیک قطرہ نہ بحرِ نادر فتاد

زِ تعلیم اسما بمکتب رساند ۵۴ کشیدہ صفی گرُد بر گردِ او

رُخش مطلع بہرِ نورِ شہود ۵۵ ازاں رُو ملائک نمودش سجود

ہمہ ساجداں خلعتی یافتند ۵۶ ازاں سجدہ بس عزتی یافتند

رُخ آنکہ از سجدہ اش دور ماند ۵۷ چو دیجور شب تیرہ بے نور ماند

۵۸ بگردن بر از لعن طوقش رسید ز سرحد ملکوت گشتہ مرید

۵۹ بہ آدم ازو چشمِ زخمی رسید زِ عصیانش بر فرق گردارمید

۶۰ بہشتے لباس از تنش ماند دور ملائک زِ خدمت شدندش نفور

۶۱ زِتقدیرِ پاکِ جہاں آفرین گہے آنچناں آید و گہ چنین

۶۲ بہردم زِ پُرکارِ گرداں سپہر جہاں را دہد نو بنو رنگِ چہر

۶۳ کند شاخ و دیوار و درہائی باغ گہے جائے بلبل گہے جائے زاغ

۶۴ گہے شاد ازو طبع بینندگاں گہے دل ملولش نشینندگاں

۶۵ بیک دم کہ ستار و غفار ہست دے باز قہار و جبار ہست

۶۶ بہ آدم رہِ سیرِ جنت بہ بست چو بر فرق او گردِ ذلت نشست

۶۷ کرم پیشہ چوں پاک رحمٰں نمود نبی نوح ملاح طوفاں نمود

۶۸ بہر دم کہ گردندہ گردوں بود طرازی و رنگے دگرگوں بود

۶۹ بسا مقبل آورد گردوں زِ تخت بس افتادہ را طبل کوب ست بخت

۷۰ یکے را بسر لشکر آرد اجل یکے بال فارغ بطولِ امل

۷۱ بریں کاخِ مینا بیفگن نظر در و شمع ہا نور افشاں نگر

۷۲ شدہ از یکے گرم بازارِ روز یکے بہرِ شب گشتہ رونق فروز

۷۳ یکے سوئے مشرق نمودہ شتاب بہ مغرب یکے کردہ کشتی بر آب

۷۴ بہ یکدم مہ از جنبش آرامِ شاں کسے مطّلع نیست برکامِ شاں

۷۵ نمایندگاں تازہ تر نقش و نور ہم اَز بُستَنِ نقش دُوراند و دور

۷۶ ہمہ نقش ہا را خدا آفرید بدستِ دِگر کس ندادہ کلید

۷۷ بہردم چو بینی عجائب نگار چرا غافلے از غرائب نگار

۷۸ اگر نقش دیدے بہ نقاش رو بنا دیدۂ سوئے بنا گرو

۷۹ بہر کارِ باریک باید نظر کہ بر داری اندازۂ کارگر

۸۰ ہمون ست چارہ گرِ کارِ ما بہرکارِ یارو مددگارِ ما

به ما هرچہ انعام کرد آشکار ۸۱ نیارد کسے کاورد در شمار

زمین سفرهٔ عام گسترده است ۸۲ شکم دشمن و دوست پُر کرده است

اگر مور و ماہی ور انسان و ذد ۸۳ مقرر نصیبے بہر یک رسد

کسے نیست از رزق خواراں تمام ۸۴ کہ رزقے نیابد بہر صبح و شام

گر از رزق یک چند دستے کشد ۸۵ کہ یارد کہ یک قطره آبے چشد

زہے منعم و عام انعام او ۸۶ بہر خویش و بیگانہ اکرام او

نباشد کسے چست و چالاک تر ۸۷ کہ از عہدهٔ شکرش آید بدر

اگرچہ کہ از عمر خود سر بسر ۸۸ بشکرِ یکے نعمت آرد بسر

ہماں بہ کہ از عذرِ تقصیر خویش ۸۹ بہر نعمتے وِرد گیریم پیش

ز شکر یکہ ناکامل واقصراست ۹۰ بہ عجز خود اقرار بس خوشتراست

جاری----------



جنگ نامہ منسوب بہ قاسم نامہ

مولانا شمس الدین اخلاصیؒ

مناجات بجنابِ قاضی الحاجات جل جلالہ عم نوالہ

بسے بیکسم اے کسِ بیکساں	۹۱	کسے نیستم جز تو یاری رساں
ندارم چو نیکو نمایم نگاہ	۹۲	کسے کو بود خویش و گم خیر خواہ
بود خویشیِ اہلِ دنیا چناں	۹۳	کہ دارند با آتش اہلِ جہاں
بہنگامِ حاجت ازو منتفع	۹۴	ہم از قرب و نزدیکش مندفع
نگردد کسے بے غرض یارِ من	۹۵	کہ باشد مدد گار و غم خوارِ من
توئی آنکہ دادی و جودم زخاک	۹۶	بخاکم نہادی دل و جانِ پاک
زِ ستی و جہلم رہانیدۂ	۹۷	بعلم و بقوت رسانیدۂ
وقوم تو دادی بُرْ اَحکامِ شرع	۹۸	مُسَلَّم مُرا ہست توفیق ورع
بہ من نفس وشیطان بسے غالبند	۹۹	پے غارِ دینِ من طالبند
رہِ طاعت کم بہ پیمودہ ام	۱۰۰	بہ عصیاں گری دامن آلودہ ام
بہ توبہ گری شب بہ روز آورم	۱۰۱	ہمہ روز تا شب بفسق اندرم
گرو دِل بہ عصیان ولب توبہ گوی	۱۰۲	ازیں توبہ گردان مرا توبہ جوی
کہ صد بارہ توبہ نیاید بکار	۱۰۳	یکی توبہ بہ کو بود استوار
بہر چند گر دیدہ ام توبہ کار	۱۰۴	کہ توبہ شکن بر دِل آمد غبار
ازیں زِشت کاری کہ شد پیشہ ام	۱۰۵	بود ہر زماں فکر و اندیشہ ام
ازیں غصہ سوزد دِلم بیش بیش	۱۰۶	تأسف زِ رسوائے دل بریش

۱۰۷ کنوں تاخت آوردہ ام بُرد َرَت / طلبگارِ بخشایش و مغفرت
۱۰۸ مکن رو کہ گردیدہ ام عذرخواہ / بہ جز در گہت نیستم عذر گاہ
۱۰۹ جبیں بر زمینم بعذرِ قصور / کہ تابد بہ دِل بُرازاں طرفِ نور
۱۱۰ ز ہر دم منم گشتہ مردود نام / تو نیز ارکنی رد مقام کدام
۱۱۱ کلامی نہم بر سر از مغفرت / نمایم دری یا کہ ہچوں درت
۱۱۲ چو غفار شد نامت اندر جہاں / بسے غرہ مانند تر دامناں
۱۱۳ زِما گر نگشتی گنہ آشکار / نخواندی کست ہرگز آمرزگار
۱۱۴ زِ حدوعدد رفت عصیاں بروں / ترا فضل و رحمت ازاں بس فزوں
۱۱۵ گناہانم از فضل ناچیز کن / چو کارت نکوی بمن نیز کن
۱۱۶ ہمہ عمر من از جفا شد تباہ / عمل نامہ ام از خطا شد سیاہ
۱۱۷ سیہ عمل نامہ گرداں سفید / مرانم زِ عالی درت نا امید
۱۱۸ سیاہ از سفید آورد ہر کسے / نہ یارد دِلی عکس دیگر کسے
۱۱۹ چنیں صنع شد خاصتر کارِ تو / چنیں صنعت آیک زِ پُرکارِ تو
۱۲۰ تو ریشِ سیاہ ہم نمودی سفید / ہمیں در عمل نامہ دارم امید
۱۲۱ امیدم بر آرد دِلم شاد کن / زِ زنگارِ عصیاں دل آزاد کن
۱۲۲ بہ اول نہ خواہش زِ من خاستہ / تو بستی چنیں نقش آراستہ
۱۲۳ بہ آخر بچندی طلب داشتن / بہ شام و سحر دست افراشتن
۱۲۴ بہ حکمِ انا عند ظن العبد / امیدست ناید بمن ہیچ بد
۱۲۵ مرا چوں تو حاجت برآری و بس / مبر حاجتی بر در ہیچ کس
۱۲۶ ہمہ کار مایم تو گرداں تمام / ازیں شیوہ خورسندیم دِہٗ مدام
۱۲۷ چو زیں عالمم وقتِ غربت رسد / بہ جاں نوبتِ رنج و کربت رسد
۱۲۸ رہ از مشعلِ فضلِ پُر نور دار / زِ من چنگ غارتگراں دور دار

دِل اقربا پیشتر رفتگاں	۱۲۹	کنی از وصالم بسے شادماں
عزازیل ازیں غصہ پُرغم بود	۱۳۰	بہ حیل اندرش تازہ ماتم بود
بہ وقتِ کہ پس ماندہ گریہ بہ من	۱۳۱	چناں کن کہ باشم بسے خندہ زن
سفر دور و بس دور و زادِ قلیل	۱۳۲	ہلاکت در آرد بہ ابن السبیل
زِ فضلِ تو ام چشم بر رحمت است	۱۳۳	کہ رحمت زِ دایندۂ زحمت است
بضاعت جزیں نیست اندر کفم	۱۳۴	کہ دارم شماری بخیر الامم
بیا ساقیا من بہ طبعِ ملول	۱۳۵	نیارم کہ باشم ازیں پس حمول

جاری---------

☆☆☆

جنگ نامہ منسوب بہ قاسم نامہ

مولانا شمس الدین اخلاصیؒ

در نعت خواجۂ کائنات سر دفترِ موجودات کہ از لولاک لما خلقت الافلاک تاجِ بر سر داشتہ و از ترکت الکل لک تخت پا افراشتہ صلی اللہ علیہ وسلم:

فرستادۂ مالکِ کن فکاں ۱۳۷ حبیبِ خدا ، شاہِ کون و مکاں

زرِ خالص از معدنِ کبریا ۱۳۸ مسِ جملہ موجود را کیمیا

محمد ﷺ کہ خورشید بینش بود ۱۳۹ بسایہ درش آفرینش بود

چہ خورشید کو در عدم خانہ بود ۱۴۰ دریں عالم از نورش افسانہ بود

پُر از شوقِ دیدارِ اوشد جہاں ۱۴۱ چو عیسیٰ گے آید از آسماں

چو در مصرِ عالم ظہور آمدش ۱۴۲ چو یوسف جہاں پُر زِ نور آمدش

شہِ دو جہاں خاتم المرسلیں ۱۴۳ شفیع الامم اکرم العالمیں

امام الہدیٰ سرورِ کائنات ۱۴۴ طفیل آمدنش ہمہ ممکنات

زِ لولاک بر سر عجب تاجِ او ۱۴۵ خوشا درجۂ اوجِ معراجِ او

جہاں خوشہ چین ست اُز خرمن اش ۱۴۶ فلک خوشہ روب آمد از گلشن اش

بہ عالم در از نوکِ قدرت قلم ۱۴۷ زِ نورش چکیدہ نخستیں رقم

چو منظور نور آمد اندر وجود ۱۴۸ صلا آمدہ در جہانِ سجود

کہ اے خفتگانِ بساطِ علم ۱۴۹ شدہ سر گراں اُز نشاطِ قِدم

زِ سر خوابِ غفلت نمایند دور ۱۵۰ کہ آورد نوری بہ عالم ظہور

وجودش عجیب است دُرِّ ثمیں ۱۵۱ ظہورش بود رحمت العالمیں

همہ آفرینش اَزُو سایۂ ۱۵۲ ازاں مرتبہ ئہ فلک پایۂ

فلک را کلاہ خاکِ پالیش بود ۱۵۳ زِ یٰسین و طٰہٰ ثنایش بود

مَلَکْ در رکابش بود راہ بوی ۱۵۴ زِ میدانِ او آسماں نیم گوی

گلِ خوش بہ فیروزہ گلشن رسید ۱۵۵ بہ جمع جہاں شمع روشن رسید

زِعکسِ رُخش آفتاب انورست ۱۵۶ یکے رشحی از قُلزمش کوثر ست

فلک را نہ در جائے قَدرش مدار ۱۵۷ زمیں را نہ در جائے قہرش قرار

نہ در پردۂ خلوتش بار کس ۱۵۸ بہ اسرار شرعش نہ گفتار کس

بروں رفتہ از شہرِ ناسوت شد ۱۸۹ وطن ساز بر بامِ لاہوت شد

بہ تاریکیِ نیستی رہ نبود ۱۶۰ وگر بود بروی کس آگہ نبود

چو نورش نخستیں علم بَر کشید ۱۶۱ زِ شامِ عدم صبح آمد پدید

زِ نورِ مقدس چراغِ بدست ۱۶۲ نمایندۂ راہ ہر کس شدست

نخست آدم اَزْ وی شدہ نوریاب ۱۶۳ زدہ عطسہ از دیدنِ آفتاب

ازاں نور آں چشمِ بینا شدہ ۱۶۴ ازاں عطسہ نورِ مسیحا شدہ

چو بادِ مسیحا علم ساز شد ۱۶۵ ازو مریم آبستنِ راز شد

شدہ انبیا جملہ زد نور یاب ۱۶۶ کم از ذرّہ در پیش آں آفتاب

کہ تا ہستیش در عدم خانہ بود ۱۶۷ وجود اَزْ ہمہ چیز بے گانہ بود

اگر لطفِ اُوْ را نہ بودی نگاہ ۱۶۸ کجا ماند محفوظ یوسف بہ چاہ

کہ اَزْ حُسن وخوبی شدی مایہ دار ۱۶۹ کجا بود بَرْ مصریاں شہر یار

خلیلِ خدا را چو لطفش رسید ۱۷۰ ازاں نار بَرْوے چہ گلہا رمید

نبودے اگر جودے اُوْ راہبر ۱۷۱ بجودے کے آورد کشتے مقر

گذشت از فلک سایۂ رحمِ اُوْ ۱۷۲ نمکدار شد عالم از ملحِ اُوْ

کسے کو طرازش بہ بازو نہاد ۱۷۳ ہمہ گنج ہا در ترازو نہاد

۱۷۴ قیامت براے شفاعت دواں   ہمش امتی امتی بر زباں
۱۷۵ قدش سروِ آزاد از سایۂ اش   جہاں جملہ آباد از سایہ اش
۱۷۶ تنش رازِ جاں برتریں پایۂ   ندیدہ کس از ہیچ جاں سایۂ
۱۷۷ ثنایش نہ یارا و امکانِ جاں   چہ اندازۂ شرح و جائے بیاں
۱۷۸ سزاوارِ ہر مدح و ہر آفریں   کہ مداحش آمد جہاں آفریں
۱۷۹ نمیداند اخلاصیؔ ناتمام   کہ در نعتِ دلکش چہ راند کلام
۱۸۰ بسے کز گنہ دامن آلودم   سزاوارِ آں نام گے بودہ ام
۱۸۱ شدم عمر در ناپسندیدہ کار   ندانم چہ بینم بہ روزِ شمار
۱۸۲ قرار از دلم گشت آوارۂ   بہ جز تو نداند کسم چارۂ
۱۸۳ نظر گر زِ راہِ عنایت شود   ہمہ مشکلاتم کفایت شود
۱۸۴ بہ انگشت یک دائرہ بر کشند   کہ خلقے بہ آمرزگاری رسند
۱۸۵ کراہست با تو تصرف بہ کار   کہ خواہد زِ غفار مشتِ غبار
۱۸۶ ہمہ انبیا گر شفاعت گرند   بہ عالی درت ہم سفارش برند
۱۸۷ شوی گر تو پردہ بر انداختہ   جہان است خرقہ در انداختہ
۱۸۸ مرا گوہرِ جاں نثارت بہ نام   علیک الصلوٰۃ علیک السلام
۱۸۹ درودِ خدا ہر دمت بر رواں   بر آل و بر اصحاب و بر پیرواں
۱۹۰ بہ عشقِ ابوبکر ثابت قدم   زِ مہرِ عمر دَم زنم دم بدم
۱۹۱ بہ خورشیدِ عثمان و شمعِ علی   شبستانِ دینم بود منجلی
۱۹۲ ہمہ کارِ اخلاصیؔ ناتمام   طفیلِ بزرگاں بگیرد نظام
۱۹۳ ہمیں بس اگر خود بہی نیستش   کہ از مقبلاں دل تہی نیستش

---------جاری



جنگ نامہ منسوب بہ قاسم نامہ

مولانا شمس الدین اخلاصیؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض پردازی بہ جناب مستطاب حضرت نبوی علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام جہت استطلاع نور والتماسِ حضور

علی الانفِ قد جاء روح الامم ۱۹۴ ترحم ترحم جمیل الشیم
خدا خواندہ ات رحمۃ العلمیں ۱۹۵ زِ عالم چرائے فراغت گزیں
بَرآور جمال آفتاب از نقاب ۱۹۶ بود چند سایہ نشیں آفتاب
تُرا خواب در سہ صد و یک ہزار ۱۹۷ بس آورد مے سر زِ خوابت برآر
جہانے بہ رہ دیدہ در انتظار ۱۹۸ زِ پا بوسی اقبال را خواستگار
خوشا کز پسِ انتظارِ بسے ۱۹۹ بہ مطلوبِ خود راہ یابد کسے
اگر شاہی اَزْ مہر خود دِہ نشاں ۲۰۰ وگر گل زِ باغ تو بوئے رساں
بہ سوئے عجم راں زِ ملکِ عرب ۲۰۱ بہ پا زردۂ روز و شب دیز شب
بہ آرایشِ دیں جہاں تازہ کن ۲۰۲ جہاں اَزْ سرِ نو پُر آوازہ کن
عمارت کہ کردی قوی جائے گیر ۲۰۳ زِ دورِ فلک شد مرمت پذیر
زِ دوناں بہ کش تاجِ شاہنشہی ۲۰۴ زِ آلودگاں ساز منبر تہی
بہ زن سکہ عالم بہ نام تو ہست ۲۰۵ بہ خواں خطبہ منبر مقامِ تو ہست
وجودِ تو بوئے بہ عالم سپرد ۲۰۶ کنوں آں ہمہ بوئے را باد بُرد
زِ ہر سو نمایند دیں را کمیں ۲۰۷ زِ دُلہالیاں رخنہ آمد بدیں
خصوصاً زِ ماں بہر دیں را کمیں ۲۰۸ چہ زِحمت کہ برزادۂ رحمت ست

۲۰۹ مرا صدُ رَہُ حرماں بہ از رحمتے — کہ بر زاہد از وے چنیں زحمتے

۲۱۰ زِ صدقِ ابوبکر گر دیدہ است — عمر خود زِ عنبر تہی دیدہ است

۲۱۱ علی با رِسالت نمودہ قبول — کہ بر بے محل وحی کردہ نزول

۲۱۲ کسانیکہ علمائے دینِ تواند — دما دم دم از ورثہ ات میزند

۲۱۳ چناں پائے ایشاں شدہ در ریاست — کہ از طمع دنیا نگویند راست

۲۱۴ بہ ایشاں کند ہر کہ دستِ دراز — از ایشاں بہ ہر کارِ باشد مجاز

۲۱۵ ہماں کس بہ ماند اگر بستہ کف — مقامِ نمازش نماند بہ صف

۲۱۶ زبانِ کلام از قفاشاں برار — بریدہ سرِ جملہ بردار دار

۲۱۷ عمل پیشہ ہر چہ وہابی کند — بہ ہندوستاں بس خرابی کند

۲۱۸ فریضہ کہ شد عادلہ نامِ اُوْ — اَزُوْ سر زدن کامِ بد کامِ او

۲۱۹ چراغے کہ فصلت برافروختہ — اَزُوْ عالمے فیض اندوختہ

۲۲۰ وہابی بود ہر زماں تُف زَنش — سیاست براں برسروشف زَنش

۲۲۱ مذاہب شد اندر جہاں بے شمار — بسنت کم ست آں کہ ماند استوار

۲۲۲ غلام احمدے کوست در قادیاں — غلامے چہ خود احمد آمد عیاں

۲۲۳ بہ دعویٰ مسیح ابنِ مریم بود — بہ مکر و حِیَلْ مثلِ او کم بود

۲۲۴ عبارت گری جملہ معجز شمرد — بسے سادہ لوح اَزْ رہِ راست بُرد

۲۲۵ چناں آمدہ سحرِ اُوْ دیدہ پوش — کہ آیت خبر کس نیارد بہ گوش

۲۲۶ منارہ بلند اَزْ حِیَلْ دامِ او — دمشقے منارہ شدہ نام او

۲۲۷ بود راہ تاویل او بس فراخ — ازاں راہِ دِل اہلِ دیں شاخ شاخ

۲۲۸ چو طاعونے آید زِ دورِ زِمن — ہمہ گوید آفت زِ تکذیبِ من

۲۲۹ مسیحا فرست از بلند آسماں — کہ از زحمتش پاک سازد جہاں

مخالف نکو داند وہم معین ۲۳۰ کہ صادق بدو یا کہ کاذب لعین

بہ اخلاصِ ماہم غلام احمد یست ۲۳۱ بہ چالاکیش دسترس بے حدیست

بہ یک جا نمودہ ہمہ مرد و زن ۲۳۲ شدہ وعظ گوئے بر سرِ انجمن

کہ من گردِ ایں شہر حلقہ زنم ۲۳۳ شما را بہ باید بہ پے رفتنم

کہ در شہر داخل نہ طاعون بود ۲۳۴ ہمہ شہر ازیں مرگ مامون بود

بسے روز امامے بہ جعلی نماز ۲۳۵ بہ گرمائے سخت و قیامِ دراز

ہمہ جاہلاں وِرد گوئی بَر ملا ۲۳۶ میاں شہر محفوظ کرد اَز بلا

میاں جی چو ایں گوش کرد اَز بسے ۲۳۷ بہ گفت آں چہ دیدم ندیدہ کسے

یکے از شما بیند آں را اگر ۲۳۸ پس از زندگی دست شوید مگر

بہ حکمِ قضائے خداوند گار ۲۳۹ چو طاعون بہ اِخلاص شد آشکار

میاں جی بہ گفتا کہ ایں خَلقِ شہر ۲۴۰ زِ ناراضیم مبتلا شد بہ قہر

مگر سبقش از قادیاں آمدہ ۲۴۱ کہ در اعتقادش زیاں آمدہ

رسد موت خلق و حیات اَز قضا ۲۴۲ گر اُو راضی است و اَگر نا رضا

ازاں سو توجہ یکے بس بود ۲۴۳ کہ صاف اعتقادِ ہمہ کس بود

جہاں رازِ ہر بدعت آزاد کن ۲۴۴ رہ اسلام و سنت بس آباد کن

علی با صفِ خامِ دیناں سِپار ۲۴۵ عمر بر مریداں شیطاں گذار

شدہ مفتیاں را چو انگشت آز ۲۴۶ بہ لقمہ ربودن قلم بس دراز

بہ دستِ سیاست شکن مشتِ اُو ۲۴۷ قلم کن بہ قہر خود انگشتِ اُو

ہماں وعظ گوی کز پے گردِ مال ۲۴۸ گہے در جنوب ست و گہ در شمال

درِ وعظ را چوں نماید فراز ۲۴۹ کند دستِ خواہش بہ ہر کس دراز

بہ سوداگری بس نماید زیاں ۲۵۰ کہ تفسیر و قرآں فروشد بہ ناں

چو پُر کیسہ آید سوئے خانہ باز ۲۵۱ نماند بہ سوئے نمازش نیاز

چو بر حدِّ شرعش نباشد کلام ۲۵۲ بہ سر منبرش خُرد گرداں تمام

بہ زن برق در خرمن ابلیس را ۲۵۳ شکن سجہٴ مکر و تلبیس را

مہ چار دہ را شب آور بسر ۲۵۴ سر آور زِ بردِ یمن چوں بدر

زِ اُوجِ عروجت بکن یک رجوع ۲۵۵ بہ نورِ جمالت بدہ یک طلوع

کہ عالم بہ تو چشمِ روشن شود ۲۵۶ ہمہ گلخن اش از تو گلشن شود

زِ پا افتگاں را بدہ یاری اے ۲۵۷ بہ دِل دادگاں بخش دلداری اے

چو اَز قول شیطاں نگردیدہ ایم ۲۵۸ بہ بحرِ گنہ غرقِ گردیدہ ایم

بہ ماروئ گرداں تواے پشتیباں ۲۵۹ بہ ما اَز کرم دل دَہ و ہَم زُباں

ازاں شوخی آید زِ ما پر گناہ ۲۶۰ کہ ہستی تو از بہرِ ما عذر خواہ

بہ تو تکیہ و پشت چوں آوریم ۲۶۱ نداریم غم گرچہ عصیاں گریم

بدہ قوتے با پناہندگاں ۲۶۲ عطا ساز نعمت بہ خواہندگاں

زِ کردار خود تکیہ برداشتیم ۲۶۳ زِ تو بر کرم دیدہ بہ گماشتیم

بہ روزِ قیامت چو اہلِ عذاب ۲۶۴ بہ سوزند در گرمیٔ آفتاب

بہ ما برکتے سایہٴ خویش نشر ۲۶۵ کہ می داریش بہرِ خورشید حشر

من اخلاصیم تشنہٴ جوئے تو ۲۶۶ کمینہ سگ افتادہ در کوئی تو

مرا خواہشِ ہست خواہی زِغیب ۲۶۷ کہ آید مرا آرزوئ بہ جیب

چہ ہست آرزو و نگہ روزِ شمار ۲۶۸ رسد مژدہٴ عفوم از کردِگار

بیا ساقیا نوبت آمد بہ من ۲۶۹ بہ من دہ مئے باقی از انجمن

کہ تا ہستیٔ خود خراب آورم ۲۷۰ بداں انجمن یک شتاب آورم

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جاری

جنگ نامہ منسوب بہ قاسم نامہ

مولانا شمس الدین اخلاصیؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تبرک جستن بذکرِ خواجہ تونسوی غوثِ زماں قائم مقام شاہ سلیماں ادام اللہ تعالیٰ ظل اشادہ علی روٗس المستر شدین الی یوم الدین۔

به دریائے گردونِ خورشید کف ۲۷۱ امیں آمده رُو کشاده صدف

چو بارانِ رحمت به عالم رسید ۲۷۲ صدف قطرهٔ در دہن پروريد

ازاں قطره شد لولوئے تابناک ۲۷۳ کزو روشنی یاب روئے خاک

سلیماں که او قطب وشہباز بود ۲۷۴ چو غواصی بحرِ گردوں نمود

به دست آمدش لولوئے شاہوار ۲۷۵ ازاں لجّه بُردَش به دریا کنار

چناں ہر که شاه خلائق بود ۲۷۶ چنیں دُرَّهٔ التّاج لائق بود

شگوفه یکے سکهٔ بو بہار ۲۷۷ درم ریز گشته دریں جوئبار

دلش بر کهٔ راه است پُر از گلاب ۲۷۸ بود جانِ ہرکس اَزُوْ بہره یاب

زہے فرخ اقبال مرشد زہے ۲۷۹ به ظاہر شہے و به باطن شہے

که تا در عدم پرده مستور بود ۲۸۰ فقیری و شاہی زِ ہم دور بود

زِ قرب دِگر ہو یکی مُنْدَرِفع ۲۸۱ چو تر سنده جانی زِ زحمِ فلکِ

چوآں شاه کون ومکاں در رسید ۲۸۲ فقیری به سر تاجِ شاہی کشید

مدارِ حقیقت سلاطیں پناه ۲۸۳ زِ ترکِ دو عالم به سر بر کلاه

زِ چترِ سلاطیں کلاہش فَرِہ ۲۸۴ زِ ہائے ھُو الله به روزد گره

به تجرید و تفرید ثابت قَدَم ۲۸۵ به اِیَّاکَ نعبد کشیده عَلَم

سپردہ عناں با طریقِ صفا ۲۸۶ نہادہ قدم بر پئے مصطفیٰ

ہمہ کارِ اُو با فروع و اصول ۲۸۷ ہمہ قولِ اُو با خدا و رسول

دل از ما سِوَی اللہ خلاص آمدش ۲۸۸ زِ بارِ خدا بار خاص آمدش

بہ چشمِ یقیں آیدُ اُو را نظر ۲۸۹ مَلَک اَزْ فلک ہر زماں جلوہ گر

در افشاں بیانش گہے اَزْ حَشَرْ ۲۹۰ برو سامعاں چوں مگس بر شکر

گہ افراشتہ ہر دو دستِ دعا ۲۹۱ بہ چنگش دو پنجش کلیدالسما

در افگندہ چنگ آسماں را بہ جیب ۲۹۲ بر آورد را زِ نہانی زِ غیب

بہ پاکسی رسید از ازل گوہرے ۲۹۳ ازو گوہرِ خاک را زیورے

دریں کاخِ مینا دو قُطبِ زمانہ یگاں ۲۹۴ ہموں ست قطبِ زمانہ یگاں

دُوَم آفتابے بہ روئے زمیں ۲۹۵ سِوَم سعد از آسمانِ بریں

فلک گشتہ ہم چوں زمیں خاکِ اُو ۲۹۶ شدہ شیرِ اُو صیدِ فتراکِ اُو

دَم اَنْدَرْ تن ہر کہ جاں آمدش ۲۹۷ زِ آمارہ نَفْسِ مسلماں شدش

زِ بادِ دَمَش حرّی گُلِ رَوَدْ ۲۹۸ زِ خاکِ درش دل رَوَدْ

کساں درش جاں باری کنند ۲۹۹ زِ گردِ درش سرمہ سازی کنند

شہانِ زماں حلقہ در گوش اُو ۳۰۰ سرانِ زمیں باجْ بَرْ دوشِ اُو

بہ گمراہے جاں رقیبِ طریف ۳۰۱ بہ بیماریٔ دِل طبیبِ ظریف

لبِ لعلِ اُو شکر انگیختہ ۳۰۲ تکلم درو شیری آمیختہ

ازاں شربتے ہم چو آبِ حیات ۳۰۳ رواں گساں بہرہ یابِ حیات

بہ بابش کلاب اند ظلمانیاں ۳۰۴ بہ خوانش زباں بند روحانیاں

سرے کش بہ زیرِ قدم گشت خاک ۳۰۵ سراسر زِ حرص و ہوا گشت

تصرف بہ ملکِ ولایت کند ۳۰۶ ولایت بہ خلقِ عنایت کند

بہر سر کہ از وے نگاہے رسد ۳۰۷ چو چترِ سلاطیں کلاہے رسد

زِ ملکِ دو عالَم نِگاہَش بہ ست ۳۰۸ زِ چترِ سلاطیں کلاہش بہ ست

بہ نامیکہ از اللہ بخش آمدش ۳۰۹ سعادات اللہ بہ بخش آمدش

زِ بے تخم پاشی و کاِ رکِشت ۳۱۰ زمیں بود ویرانہ چوں خُشک خِشت

رسید اَبرِ عِیساں زِ ہندوستاں ۳۱۱ زمیں گشت اَزُو گلشن و بوستاں

بہ تونسہ دروں باشش ہر زماں ۳۱۲ زِ مشرق بہ مغرب شد آبش رواں

بود پنج نوبت زن اسکندری ۳۱۳ چو خضر از پی گمرہاں راہبری

چو مُلکِ سلیماں در آوَرد زیر ۳۱۴ رَوَد والی ہند نامش دلیر

بہ اندرش ہرچہ باشد فلک ۳۱۵ نصیب مساکیں دہد یک بہ یک

چو طوبائے جنت کہ بے گماں ۳۱۶ بہ ہر کوشکے شاخ شد سائباں

بہ ہر خانہ جودش رسیدہ بود ۳۱۷ ازو ہر کسے بہرہ چیدہ بود

بسے کامد اِمروز تخم افگنے ۳۱۸ بہ روز پسینش رسد خرمنے

ہم اخلاصی خوشہ چین اش بود ۳۱۹ بہ فردوس اعلیٰ قرینش بود

بیا ساقیا از مئی لعل گوں ۳۲۰ بہ دہ کز خودی جملہ آیم بروں

خراباتیاں را شوم ہم نشیں ۳۲۱ زِ سَرِ دردی و غم فراغت گزیں

جاری---------

جنگ نامہ منسوب بہ قاسم نامہ

مولانا شمس الدین اخلاصیؒ

در منقبت خواجۂ مکھدی پیر و مرشد خود ما قال اعلام ارشادہ رافعتۂ وابقاہ اللہ مفیداً مادام الایام واللیالی باقیۃً

بہ انساں کہ چوں یک تن آراستند ۳۲۲ چو چشم امّتِ مصطفیٰ خواستند
دریں چشم چوں دیدہ زائرُ دمک ۳۲۳ بود خواجۂ پاک سیرت ملک
کہ در مُلکِ اِرْشادْ شد سایہ دار ۳۲۴ سرانِ زماں بر درش باجدار
چو یوسف زِ بُرجِ سعادت مہے ۳۲۵ بہ مصرِ مکھدست نامے شہے
زِ فضلِ الٰہی بہ سر تاجِ اُو ۳۲۶ جہانے بہ دیدار محتاجِ اُو
بود رُوْدِ نیلش ز دریائے سند ۳۲۷ عزیزے تر اَزْ نیک نامانِ ہند
چو یعقوب عالم پُر اَز عشقِ اُو ۳۲۸ صدف ہائے دل اَز در صدقِ اُو
بہ نام آمدہ محی اسلام و دیں ۳۲۹ بہ پیشش غلام ست خدمت گزیں
گرامی زِ مسند نشینندگاں ۳۳۰ گزیدہ تر اَز دست گیرندگاں
اَزُو رُونق و زیب دارست صدر ۳۳۱ منوّر رُخش ہم چو تابندہ بدر
نیاید زِ من وصف در خوردِ اُو ۳۳۲ نیم لائق نامِ دِل بُردِ اُو
عبارت زِ اُوصافِ اُو قاصر است ۳۳۳ بہ تحریر شاں کے قلم قادر است
درِ نادر آمد ز بحرِ کمال ۳۳۴ عجب گوہر آمد ز کانِ جمال
بہ ذاتِ خود آں ہست دُرِّ ثمیں ۳۳۵ کہ باشد سزاوار ہر آفریں
کہ بے مثل خور بر زمیں تافتہ ۳۳۶ اَزُو روشنی روئے دیں یافتہ
صلا در جہاں دادہ ہمچوں خلیل ۳۳۷ دواں لقمہ جویانش از ہر سبیل

ازاں خضر سیما خورِ تابناک ۳۳۸ بر آمد ز انوارہا روئے خاک

بہ اُمید آں کاوردِ یک نظر ۳۳۹ سرِ سروراں اُو فتادہ بدر

بہ بحرِ علوم آں شناور بود ۳۴۰ کزو نکتہ نادر رُخ آور بود

چہ گویم بود حوت علم الیقیں ۳۴۱ عَلم بر کشیدہ بحق الیقیں

ز توحید باشد سخن راندنش ۳۴۲ زِ عرفاں بود گنجِ افشاندنش

بہ قُدسی چو ہم آشیاں می شود ۳۴۳ ز امکانِ جنبیت جہاں می شود

بر آید چو یعقوب اَزو رمز شوق ۳۴۴ بنائے مریداں در آید چو طوق

ز صورت گہش می رباید مرید ۳۳۴۵ بہ اسرار حقش دہد چشم دید

بہ صدق و اِرادت گہے رہنما ۳۴۶ کہ اَز مہر شربت نماید عطا

بود لجۂ بحرِ وحدت دلش ۳۴۷ صدف دار کثرت بود ساحلش

خدایا بہ پیراں جواں دولتاں ۳۴۸ کہ تا ہست باقی زمیں و زماں

نگہدار باقی بہ حفظِ خودش ۳۴۹ زِ آسیبِ دہرو زِ چشمِ بدش

کہ آمد چراغ شبستانِ دیں ۳۵۰ جزو ہست تاریک روئے زمیں

بہ خنداں گلے اَز رضائے خودش ۳۵۱ کرم خاص کن اَز بقائے خودش

نسیمِ مُرادش چو بوئے دہد ۳۵۲ گُلش ہر زماں تازہ روئے دہد

سعادت بہ اخلاصی آرد پیام ۳۵۳ ز شہ دولتے رُو کند با غلام

بہ دِہ ساقی اکنوں کہ جاں باقی است ۳۵۴ مئے کو ز پیرِ مغاں باقی است

کہ یکدم چو در ذوقِ مستی روم ۳۵۵ دریں شغل اَز یاد ہستی روم

